بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدلله رب العٰلمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على خاتم النّبيين وعلى آله واصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين۔ أما بعد!

موضوع کا تعارف اور اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو انسان کی ہدایت کا ذریعہ علوم وفنون کا سرچشمہ اور حکمت و معرفت کا منبع بنایا۔ یہ کتاب بنی نوع انسان کے لیے دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کی ضامن ہے اور معاشی وسیاسی انفرادی و اجتماعی، روحانی و اخلاقی غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ، ہر پہلو میں رہبر ورہنما ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ دنیا کے جس گوشے و خطے میں بھی پہنچی اپنے ساتھ اس دستورِ حیات کو لے کر گئی اور ہر دور میں علمائے مفسرین نے اس کی ہدایت کو عام کرنے اور اس کے پیغام کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لیے اس کی تشریح و توضیح کی اور قرآنی علوم وفنون پر گراں قدر تصانیف رقم کیں۔

پہلی صدی ہجری کے آخر میں مسلم فاتحین نے جب یورپ کا رخ کیا تو سپہ سالار طارق بن زیاد کی قیادت میں بہت تیزی سے قرطبہ، طلیطلہ، اشبیلیہ، ماردہ اور قسطہ فتح ہوگئے اور یوں اندلس اموی سلطنت کا باقاعدہ حصہ بن گیا۔ دنیا کے دیگر خطوں کی طرح مسلمانوں کو اندلس کو فتح کیے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اندلس علوم وفنون کی سرزمین بن گیا یہاں علم دوستی، فکری آزادی اور رواداری کو فروغ ملا جس کے باعث ہر قسم کے علوم وفنون کو پروان چڑھنے کا موقع ملا یہاں علوم قرآن وتفسیر، علوم حدیث وفقہ، سیرت نگاری و تاریخ، فلسفہ و تصوف، طبعیات و کیمیا، طب و جراحت غرض کہ ہر میدان میں ناقابلِ فراموش کارنامے انجام دیئے گئے۔

چونکہ تمام علوم وفنون کی بنیاد قرآن کریم ہے۔ اس لیے تفسیر اور علوم القرآن میں صاحب کتاب المبانی، ابن عطیہ، قرطبی، ابن جزی، ابن العربی، مکی بن ابی طالب، اور ابوحیان اندلسی جیسے علماء وفضلاء کے بیش قیمت قلمی شاہکار منظر عام پر آئے۔

اندلس کی اس عظیم علمی میراث اور عظمتِ رفتہ کی یاد میں مَیں نے تفسیری مقدمات میں علوم القرآن کے شذرات پر کام کو اپنا موضوع تحقیق بنایا۔ تحقیقی موضوع کا تعلق اندلس کی ان تفاسیر کے مقدمات سے ہے جن میں علوم القرآن کے مباحث بیان کیے گئے ہیں۔

قرآن کریم پوری انسانیت کے لیے خیر اور بھلائی کا پیغام ہے۔ اس کی تلاوت، زیارت، سماعت اور اس پر عمل کرنا تمام تر خیر ہے۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه[1]

---

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، باب خیر کم من تعلم القرآن، (ح: ۴۷۳۹) بیروت ناشر دار ابن کثیر، ۱۹۸۷ء۔

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سیکھائے۔"

افراد و امم کی ترقی کا راز قرآنی تعلیمات کی پیروی اور اس کی حکیمانہ نظم و ترتیب میں مضمر ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ قرآنی تعلیمات کی تعمیل قرآن کے فہم و تدبر کے بعد ہی ممکن ہے۔ قرآن عزیز جس رشد و ہدایت کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس کا معجزانہ اسلوبِ بیان حکمتوں کا جامع ہے جب تک ان سے آگاہی حاصل نہ کی جائے تب تک اس کی پیروی کا کوئی امکان نہیں۔ یہ صرف اُس صورت میں ممکن ہے کہ ہم قرآنی الفاظ کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس ضمن میں بالخصوص علم تفسیر، اسباب نزول، ناسخ و منسوخ، سبعہ احرف، تجوید و قرأت، غریب قرآن، محکم و متشابہات قرآن وغیرہ کی معرفت حاصل کریں۔

چنانچہ اسی اہمیت و ضرورت کے پیشِ نظر مفسرین اندلس کے مقدمات میں مباحث علوم القرآن کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سولات:

(۱) کیا اندلس کے مفسرین نے اپنی تفاسیر کے مقدمات میں علوم القرآن کو موضوع بحث بنایا؟

(۲) مفسرین اندلس کے تفسیری مقدمات میں علوم القرآن کے مباحث کا منہج و اسلوب کیا تھا؟

(۳) فن علوم القرآن میں ان مقدمات کی اہمیت اور نوعیت کیا ہے؟

(۴) مقدمات تفاسیر کے علوم القرآن پر ہونے والے کام پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

(۵) مفسرین اندلس کے مقدمات تفاسیر میں موجود علوم القرآن کے مباحث میں کس قدر تنوع پایا جاتا ہے؟

سابقہ کام جائزہ:

سرزمینِ اندلس کے حوالے سے جو کام ہوا ان میں "اندلس میں مسلمانوں کی علمی خدمات" کے موضوع پر ۱۹۵۶ء میں، اور پھر "اندلس میں مسلمانوں کی دینی خدمات" کے موضوع پر ۱۹۶۴ء میں ایم۔ اے کی سطح پر جامعہ پنجاب میں مقالہ جات پیش کیے گئے اور اس کے علاوہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں "مسلم اندلس میں فن سیرت نگاری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ" کے عنوان پر ڈاکٹر محمد ادریس لودھی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

اندلس کی تاریخ پر مطبوعہ کتابیں منظر عام پر ہیں۔ مثلاً "تاریخ اندلس" عبد القوی ضیاء کی مسلمان اندلس میں" لین پول کی اور "اخبارِ اندلس" سکاٹ ایس پی کی وغیرہ۔

مگر میرے موضوع تحقیق سے متعلق کام اس سے قبل نہیں ہوا۔

مقاصد تحقیق:

(۱) علوم القرآن کے آغاز و تدوین کے حوالے سے تفسیری مقدمات کی حیثیت کو اجاگر کرنا۔

(۲) فن علوم القرآن میں اندلس کے تفسیری مقدمات کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنا نیز ان کی اہمیت اور نوعیت کو واضح کرنا۔

(۳) مقدمات میں مفسرین اندلس کے منہج علوم القرآن کا جائزہ لینا۔

(۴) اندلس کے تفسیری مقدمات کی خصوصیات وامتیازات کو واضح کرنا۔

(۵) علوم القرآن پر ہونے والے کام پر اندلس کے تفسیری مقدمات کے اثرات کا جائزہ

اسلوبِ تحقیق:

باب اول تین فصول پر مشتمل ہے؛ پہلی فصل میں اندلس کا تعارف، مسلمانوں کا اندلس میں ورود، حملے کے محرکات اور اندلس میں آٹھ سوسالہ اسلامی حکومت کا مختصر حال بیان کیا گیا ہے۔ دوسری فصل میں اندلس میں اسلامی علوم کے ارتقاء پر بات ہوئی ہے اور تیسری فصل میں تاریخ تفسیر اور اندلس میں لکھی جانے والی تفاسیر کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

باب دوم میں تین فصول ہیں؛ پہلی فصل میں کتاب المبانی کا تعارف پیش کیا گیا ہے دوسری فصل میں مقدمہ کتاب المبانی کا منہج واسلوب اور اس کی مباحث کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے تیسری فصل میں مقدمہ کتاب المبانی کی خصوصیات وممیّزات، مصادر ومراجع اور دیگر مقدمات کے ساتھ تقابل کروایا گیا ہے۔

باب سوم چار فصول پر مشتمل ہے: پہلی فصل میں ابن عطیہ کے حالات زندگی اور دوسری فصل میں تفسیر المحرر الوجیز کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ فصل سوم میں مقدمہ کے مباحث میں ابن عطیہ کا اسلوب بیان کیا گیا ہے۔ چوتھی فصل میں مقدمہ تفسیر ابن عطیہ کی خصوصیات وممیّزات، مصادر ومراجع اور دیگر مقدمات کے ساتھ تقابل کروایا گیا ہے۔

باب چہارم میں چار فصول ہیں؛ فصل اول میں امام قرطبیؒ کے احوال مذکور ہیں۔ فصل دوم میں تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ تیسری فصل میں مقدمہ تفسیر میں مباحث قرآنیہ کا منہج بیان کیا گیا ہے۔ چوتھی فصل میں مقدمہ کے مآخذ و مصادر اس کی خصوصیات اور دیگر مقدمات کے ساتھ اس کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔

باب پنجم میں چار فصول ہیں؛ فصل اول میں ابن جزی کی سوانح حیات بیان کی گئی ہے، دوسری فصل میں کتاب التسہیل لعلوم التنزیل کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ فصل سوم میں مقدمہ کتاب التسہیل کا اسلوب اور مباحث مقدمہ کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ فصل چہارم میں مقدمہ کے مآخذ ومصادر اور اس کی خصوصیات وممیّزات بیان کی گئی ہیں۔

باب ششم چار فصول پر مشتمل ہے؛ پہلی فصل میں ابوحیان اندلسی کے حالات زندگی اور دوسری فصل میں تفسیر البحر المحیط کا تعارف بیان کیا گیا ہے، فصل سوم میں مقدمہ تفسیر کا منہج بیان کیا گیا ہے۔ چوتھی فصل میں مآخذ ومصادر اور خصوصیات مذکور ہیں۔

تحقیقی جائزہ کے لیے مقدمات کی مباحث کو علوم القرآن کے بنیادی موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے موضوع کا تحقیقی مطالعہ پیش کرنے کے بعد اس کے تحت آنے والی مباحث مقدمات کا منہج واسلوب بیان کیا گیا ہے۔ مباحث کا تحقیقی جائزہ لینے کے دوران اس موضوع کی اہم اور بنیادی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے اور حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ موضوع کے تمام پہلوؤں کو اچھے طریقے سے پیش کیا جائے۔

تاہم مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی عار نہیں کہ اپنی کم علمی اور موضوع کی وسعت کے تناسب سے میں مقالے کو وہ معیار نہ دے سکی جو اس کا حق تھا مگر میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ اپنے موضوع کے ساتھ انصاف کر سکوں۔ دعا ہے اللہ رب العزّت سے کہ وہ اس کوشش کو قبولیت کا شرف بخش کر میرے لیے عاقبت میں اسے ذریعہ نجات بنائے اور اہل علم کے لیے نفع بخش بنائے، آمین!

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم